مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی قومی وملّی خدمات

(ماہنامہ خدام الدین، اشاعت: ۳۰ جولائی ۱۹۷۱ء)

تاثرات: میاں محمد ارشد جاوید طالب علم پنجاب کمرشل کالج لاہور

قرآن حکیم کی خیر وبرکت سے آئے دن کوئی نہ کوئی بزرگ پیدا ہوتا ہے جو لاکھوں آدمیوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا ہے اور رخصت ہوجانے پر ایسے نقوش چھوڑ جاتا ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک مقدس اور قابل تقلید مثال رہتی ہے۔ ایسے ہی بزرگوں میں سے ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ماہ دسمبر ۱۹۷۰ء کی ۱۹ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ حضرت مولانا ۱۹ دسمبر بروز اتوار ساہیوال میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت قبلہ مفتی صاحبؒ اس قحط الرجال کے تاریک دور میں شمع فروزاں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور ان کے دم قدم سے ارشاد وسلوک کی محفل آباد تھی۔ اور برصغیر پاک وہند میں ان کے فیض روحانی اور تلقین وتبلیغ کی وجہ سے لاکھوں مسلمان راہِ ہدایت پر گامزن تھے۔ افسوس کہ یہ شمع بجھ گئی اور دنیا ایک مردِ باصفا سے ہمیشہ کے لیے محروم ہوگئی۔ علمائے

دیوبند کے نزدیک حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ افسوس کہ اچھے اور جامع صفات انسان جو کہ خال خال ہیں، رخصت ہو رہے ہیں لیکن ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے پر ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

حضرت قبلہ عالم مفتی صاحب علم و فیض کا محبوب پیکر اور سادگی و تواضع کا دل کش مجسمہ تھے۔ طبیعت باغ و بہار تھی۔ سچ یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر قلب کو تازگی اور روح کو بالیدگی نصیب ہوتی تھی۔

حالاتِ زندگی

حضرت مفتی صاحب ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی مولانا مفتی محمد عبداللہؒ اور دادا مولانا محمد عبدالقادرؒ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین میں سے تھے۔ اور تاحیات انگریزی استعمار کے خلاف نبرد آزما رہے۔ اسی نسبت سے حضرت مفتی صاحبؒ اپنے آپ کو پیدائشی "باغی" فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی کیونکہ آپ کا گھرانہ ممتاز علماء حق پر مشتمل تھا۔ کچھ عرصہ آپ مولانا نور احمدؒ کے ہاں امرت سر میں زیرِ تعلیم رہے۔ وہاں آپ کے رفقائے درس میں امیر شریعت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰنؒ تھے۔[1] علوم و فنون کی تکمیل کے لیے آپ دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے جہاں آپ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ سے خصوصی شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ،

---

(۱) میرے خیال میں اس مضمون کے مصنف سے غلطی ہوئی۔ حضرت مفتی نعیم صاحبؒ کے رفقائے درس میں مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کبھی بھی نہ تھے۔ اور میری تحقیق اور علم کے مطابق حضرت مفتی نعیم صاحبؒ شاید کبھی بھی مولانا نور احمدؒ یا مولانا نور محمد صاحبؒ کے شاگرد نہیں رہے ہیں۔ (مشہود مفتی)

محدث کشمیری مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ، مولانا سراج احمدؒ، مولانا غلام رسولؒ، قاری عبد الوحیدؒ شامل ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ الہندؒ اسیر مالٹا سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

۱۹۱۹ء میں آپ ملک کی سیاست میں شریک ہوئے اور جمعیت علماء ہند سے جد وجہد کا آغاز کیا۔ آپ جمعیت علماء ہند کے پالیسی ساز قائدین میں سے تھے۔ اور جمعیت علمائے ہند کی اہم تجاویز میں آپ محرک یا مؤید ہوتے۔ آپ جمعیت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ناظم عمومی جمعیت علماء ہند، امیر جمعیت۔ (۱)

آپ ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴، ۱۹۴۲ء میں جیل گئے۔ ۱۹۴۲ء میں "انگریزو! ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ لدھیانہ میں آپ خاندانی درس گاہ مدرسہ محمودیہ اللہ والا کے مہتمم تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مشوروں سے مدرسہ بنات الاسلام جاری فرمایا (۲) جس کے مہتمم مولانا مفتی ضیاء الحسنؒ تھے۔

پاکستان بننے کے بعد

تقسیم ملک کے بعد آپ کا خاندان پاکستان آگیا اور آپ تبلیغی اور تعلیمی خدمات میں منسلک رہے۔ سیاست سے آپ نے کنارہ کشی اختیار کرلی اور ضلع گجرات کے شہر منڈی بہاؤ الدین کی مرکزی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوگئے۔ آپ کا دیگر خاندان ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ساہیوال میں آباد ہوگیا۔ آپ کے علم کا شہرہ بہت تھا۔ قرآن وحدیث پر آپ کو مکمل عبور

---

(۱) سعودی عرب کے شاہ عبد العزیزؒ اور شاہ سعودؒ سے ملاقات کی تفصیلات کے لیے دیکھیے کتاب: "مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اور اکابرین جمعیت علماء ہند کی زریں خدمات" مصنف مشہود مفتی

(۲) مدرسہ بنات الاسلام لدھیانہ ۱۹۴۱ء میں جاری ہوا۔ دیکھیے کتاب روئیداد مدرسہ بنات الاسلام

حاصل تھا۔ بڑے بڑے اساتذہ آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرتے تھے۔ عرب ممالک میں آپ کی قرآن فہمی اور علم حدیث کا بہت چرچا تھا۔ اسی بنا پر شاہ عبدالعزیز، شاہ سعود اور سعودی عرب کے علماء نے آپ کو خلعت بھی عطا فرمائی تھی۔

آپ کی زیر سرپرستی کئی ہائی سکول اور تعلیمی مدارس جاری ہیں۔ منڈی بہاؤالدین سے آپ منڈی واربرٹن میں تشریف لے آئے[۱] اور تقریباً آٹھ سال تک تبلیغی اور تعلیمی خدمات خدمات کے سلسلے میں یہاں مقیم رہے۔ اسی دوران لائل پور کے شہریوں نے بڑی ہی کوشش و کاوش سے آپ کی خدمات لائل پور کی عظیم الشان جامع مسجد حنفیہ دیوبندیہ جناح کالونی میں بطور خطیب حاصل کیں اور آپ لائل پور تشریف لے آئے۔ زندگی کے آخری آٹھ سال آپ نے یہاں گزارے۔ جمعۃ المبارک کا سب سے بڑا اجتماع لائل پور میں جامع مسجد کچہری بازار کے بعد جامع مسجد جناح کالونی میں ہوا کرتا تھا۔ لوگ دور دور سے آپ کی تقریر سننے حاضر ہوا کرتے تھے۔

وفات

رمضان المبارک کے شروع میں آپ کو تکلیف ہوئی جو شدت اختیار کر گئی۔ لیکن آپ روزہ رکھتے رہے جس سے بے حد کمزور ہو گئے۔ ۲۶ رمضان المبارک کو آپ کو بحالت بیماری لائل پور سے ساہیوال آپ کے بڑے صاحب زادے مولانا مفتی ضیاء الحسن صاحبؒ

---

(۱) منڈی واربرٹن میں مفتی محمد نعیم صاحبؒ کبھی بھی رہائش پذیر نہیں رہے۔ منڈی بہاؤالدین سے فیصل آباد شفٹ ہو گئے تھے اور فیصل آباد جامع مسجد جناح کالونی کے خطیب اپنی وفات تک رہے۔ البتہ منڈی واربرٹن میں آپ کی صاحبزادی محترمہ کلثوم مفتیؒ کے مدرسہ بنات الاسلام ساہیوال کی ایک خاتون استاد نے مدرسہ بنات الاسلام مفتی محمد نعیم صاحبؒ اور ان کی صاحبزادی محترمہ کلثوم مفتیؒ کی سرپرستی میں قائم کیا تھا۔

کے یہاں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں آپ ۱۹ دسمبر بروز اتوار اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔[۱] آپ
آپ نے آخری تحریر میں یہ اشعار چھوڑے ہیں:

الٰہی جب ہوں رخصت میں جہاں سے
تیرا ہی نام ہو جاری زباں سے
ہوں آساں مشکلیں میری دمِ مرگ
تیری رحمت سے اور تیری اماں سے

نماز جنازہ

آپ کے جنازہ کی نماز ساہیوال میں مولانا محمد عبداللہؒ خطیب شہر نے پڑھائی جس میں مولانا محمد عبد اللہؒ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ، مولانا فاضل حبیب اللہ جالندھری صاحبؒ مہتمم جامعہ رشیدیہ، مبلغ اسلام صوفی احمد یار صاحبؒ، مولانا عبدالعزیز صاحبؒ لدھیانوی خطیب مسجد نور، مولانا عبدالرحیمؒ خطیب مسجد دو منزلی اور ہزار ہا عقیدت مندوں اور اہلیانِ ساہیوال نے شرکت کی۔

تدفین

آپ کی تدفین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی جہاں نماز جنازہ مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانویؒ[۲] نے پڑھائی جس میں لائل پور، سرگودھا، ساہیوال، کمالیہ، ملتان سے ممتاز

---

(۱) مفتی محمد نعیم صاحب کے صاحبزادے مفتی ضیاء الحسینؒ نے اپنی کتاب "علماء لدھیانہ اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی" میں آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸۸۸ء اور وفات ۱۹۷۰ء بیان کی ہے۔

(۲) مولانا محمد یحییٰ لدھیانویؒ حضرت مولانا زکریا لدھیانویؒ کے صاحبزادے اور صدر احرار ہند مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کے بھائی تھے۔

علماء، دینی جماعتوں کے رہنما، مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور دیگر ہزارہا لوگ شریکِ جنازہ ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ آپ کے صاحبزادگان میں مولانا مفتی ضیاء الحسنؒ فاضل دیوبند، مولانا محمد طیبؒ فاضل دیوبند، مولانا ضیاء الحسینؒ فاضل دیوبند اور دیگر پسماندگان میں سے میاں عبدالوارث لائل پوریؒ، سید احمد نعیمؒ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب، میاں زیاد احمد شامل ہیں۔